کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ مشیر خارجہ سرتاج عزیز نے بھی اس کی وضاحت کرتے ہوئے میڈیا کو بتایا کہ پاکستان افغانستان میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتا ہے لیکن مسلح افغان گروہوں کے ساتھ اس کے تعلقات اب اس درجے کے نہیں کہ وہ ان پر کوئی دباؤ ڈال سکے۔

پاکستان اور افغانستان نے باہمی تجارت کے ایک معاہدے پر دستخط کیے جسکی تفصیلات کے لیے ماہِ دسمبر میں باقاعدہ مذاکرات کیے جائیں گے۔ جن اہم تجارتی منصوبوں پر گفتگو ہوئی اس میں وسط ایشیائی ممالک سے بجلی اور گیس کے ترسیل کے معاہدے اور کاسا 1000 اور تاپی بھی شامل ہیں جو بین الممالک اور علاقائی تجارتی منصوبے ہیں۔ ایک اور اہم منصوبہ پاکستان سے ریل کی پٹڑی کو افغانستان اور پھر وسط ایشیائی ممالک تک توسیع دینے کا منصوبہ ہے جو بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ گرم سمندروں سے پاکستان کے ذریعے مواصلاتی رابطے ان ممالک کے لیے بہت اہم ہے۔ یہ اس خطے کا پورا نقشہ بدل سکتے ہیں۔ چین بھی ان رابطوں میں دل چسپی رکھتا ہے۔ اس لیے کراچی کے بعد گوادر کی بندرگاہ پاکستان کے لیے بے پناہ تزویراتی اہمیت کی حامل ہے۔

میاں نواز شریف نے افغان صدر کو خوش آمدید کہتے ہوئے دو جملے ایسے کہے جو اس تعلق کی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں جو دونوں ممالک کے درمیان موجود ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم اشرف غنی کو ان کے دوسرے گھر پاکستان میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور یہ کہ افغانستان کے دوست ہمارے دوست، جب کہ اس کے دشمن ہمارے دشمن ہیں۔ اشرف غنی نے جواب میں کہا کہ ماضی کو بھول کر مستقبل پر نظر رکھنی چاہیے۔ انھوں نے تجارت سے متعلق حالیہ سمجھوتے کے بارے میں کہا کہ ۱۳ سال کا سفر تین دن میں طے ہوا۔ گویا دونوں ممالک کی باہمی تجارت میں جو رکاوٹیں ہیں ان کو دور کر لیا گیا ہے۔ انھوں نے وزیراعظم پاکستان کو دورۂ افغانستان کی دعوت بھی دی۔

افغان صدر نے دورۂ پاکستان کے دوران جن قومی رہنماؤں کو شرف ملاقات بخشا ان میں نیشنل عوامی پارٹی کے صدر اسفندیار ولی اور ان کے ہمراہ افراسیاب خٹک، پختونخوا ملّی عوامی پارٹی کے سربراہ محمود خان اچکزئی اور قومی وطن پارٹی کے صدر جناب آفتاب خان شیرپاؤ قابل ذکر ہیں۔ جو سب کے سب پختون قوم پرست لیڈر شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں میں اعتزاز احسن، فیصل کریم کنڈی، فرحت اللہ بابر اور شیریں رحمٰن صاحبہ نے بھی ان